بحر العلوم علامہ محمد گل خان قادری کابلی علیہ الرحمہ

# حیات و خدمات

## مختصر سوانح حیات

علامہ خلیل احمد رانا

# تعارفِ مصنف

## بحر العلوم حضرت علامہ مولانا شاہ محمد گل خاں قادری کابلی

خلیل احمد رانا (پاکستان)

بحر العلوم، امام المنثور والمنظوم، قدوۂ اصحاب تحقیق، عمدۂ ارباب تدقیق، استاذ الاساتذہ، فخر الجہابذہ، حضرت علامہ مولانا الحاج المولوی شاہ محمد گل خان قادری ولایتی (۱) ابن سید احمد خاں کابلی ۱۲۵۸ھ/ ۱۸۴۲ء میں (کابل، افغانستان) میں پیدا ہوئے۔ علوم معقولات آپ نے مولوی محمد مشک عالم سے پڑھے، علم ہندسہ مولوی محمد نصر اللہ صاحب غزنوی سے حاصل کیا اور علم عروض وقوافی، رمل، نجوم، فقہ، حدیث، تفسیر، کلام، اصول وغیرہ مختلف ممالک میں اساتذۂ کرام سے اخذ کیے۔ علم ادب، نظم ونثر وبلاغت مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) سے حاصل کیا (۳) عارف باللہ مولانا شاہ فضل رحمن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (۴) کے بھی شاگرد رہے۔ (۵) حدیث وتفسیر کی سند واجازت شیخ العلما علامہ شیخ احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۶) سے حاصل کی۔ فقہ واصول فقہ زیادہ تر اپنی ہی ولایت (وطن) میں پڑھا۔ علم اصول حدیث حضرت شیخ محمد مکی کتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۷) سے پڑھا۔ (۸)

صاحب زادہ محمد محب اللہ نوری (مہتمم جامعہ حنفیہ فریدیہ، بصیر پور، ضلع اوکاڑا، پاکستان) لکھتے ہیں:

''حضرت شاہ محمد گل نے شیخ محمد مکی کتبی خلوتی علیہ الرحمہ سے حدیث، تفسیر، فقہ اور دیگر علوم اسلامیہ کے علاوہ اوراد ووظائف، مسلسلات اور کلمۂ طیبہ کی سند واجازت

حاصل کی، یہ تمام اسناد مطبوعہ "ثبت نعیمی" میں محفوظ ہیں۔(۹)

علم حدیث کی سند شیخ محمد حسین مکی (کتبی) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۳ء سے بھی حاصل کی (۱۰)

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی (کراچی) لکھتے ہیں:

"آپ کا سلسلۂ حدیث براہِ راست حجازِ مقدس سے مربوط ہے۔ برِصغیر پاک وہند کے دوسرے سلاسل حدیث کے مقابلے میں آپ کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے۔"(۱۱)

علوم کی تحصیل وتکمیل، حج بیت اللہ، مدینہ طیبہ اور دیگر مقامات کی زیارت سے مشرف ہوکر سیر وسیاحت پر مائل ہوئے اور جانب ہندوستان تشریف لائے۔ ۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۸ء میں مراد آباد تشریف لائے اور "مدرسہ امدادیہ" کے مدرّس مقرر ہوئے۔(۱۲) بعد ازاں اسی مدرسہ کے مہتمم ہوگئے۔(یہ مدرسہ سرسید احمد خاں کے مخالف ڈپٹی امداد علی نے قائم کیا تھا)(۱۳) آپ کی سجع مہر کی عبارت یہ ہے:

**"شگفتہ محمد گل بے نظیر"(۱۴)**

مرزا نصیر الدین محمد نبیرہ مولوی عبدالقادر خان (متوفّٰی ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء، مدفون، مراد آباد) نے ۱۳۱۷ھ/ ۱۹۰۰ء میں مراد آباد (صوبۂ اتر پردیش) کے حالات قلم بند کیے۔ مدرسہ امدادیہ کے متعلق علمائے مراد آباد کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

"مولوی محمد گل مدرسہ اسلامیہ امدادیہ کے مہتمم اور کابل کے رہنے والے ہیں، ان کی ذات فائز البرکات سے مدرسہ اسلامیہ مراد آباد کی رونق وترقی ہے۔ عالمِ باعمل اور علما کی جماعت میں بے مثال وبے بدل ہیں۔ ان کے فیوضات کی بدولت ہر سال مجمع علما میں چار پانچ آدمی (فارغ التحصیل طلبہ) دستار فضیلت اور خلعت استغنا وقابلیت سے مشرف ہوتے ہیں۔ مولوی محمد گل کا مزاج درویشانہ ہے۔ ریاست رام پور اور دوسرے مسلمانوں سے مدرسہ کی امداد کے لئے جو کچھ ملتا ہے نہایت امانت اور دیانت سے مدرسے کے

کام میں حبہ حبہ خرچ کردیتے ہیں۔ خدا اور رسول کے بعد بزرگان دین اور اولیائے کاملین کے آثار کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خیرات، طعام مسکین، تقسیم شیرینی، حلوا برائے ثواب رسانی میت یا ارواح بزرگان کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اور اہل حدیث کی طرح کفر و بدعت نہیں کہتے ہیں۔ بہت صاف دل اور غیر متعصب ہیں، یگانہ و بے گانہ کی رعایت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔ تقلید کے حامی ہیں، غیر مقلدوں کو اپنا مخالف سمجھتے ہیں، صوفی بھی نہیں ہیں کہ ان کو بربط و طنبور و نغمہ و غزل پر حال آئے۔ اس قسم کے افعال کو مذموم، نا مشروع اور بدعت سمجھتے ہیں۔'' (۱۵)

حضرت صدر الافاضل مولانا مفتی حکیم محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۶) جب اپنے والد ماجد مولانا معین الدین نزہت علیہ الرحمۃ (۱۷) اور مولانا حکیم ابوالفضل فضل احمد امروہوی علیہ الرحمہ (۱۸) سے ابتدائی کتابیں پڑھ چکے تو مولانا ابوالفضل صاحب علیہ الرحمہ، حضرت صدر الافاضل کو (اسی مدرسہ امدادیہ میں) جامع معقول و منقول، حاوی فروغ و اصول، شیخ الکل حضرت مولانا محمد گل صاحب قدس سرہ العزیز کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ صاحبزادے نہایت ذکی و فہیم، صاحب فہمِ مستقیم ہیں۔ (درس نظامی کی کتاب) ''ملا حسن'' تک پڑھ چکے ہیں۔ میری یہ خواہش ہے کہ بقیہ درس نظامی کی حضرت سے تکمیل کریں۔ حضرت نے قبول فرمایا۔ حضرت صدر الافاضل نے منطق، فلسفہ، اقلیدس اور دورۂ حدیث کی تکمیل حضرت مولانا شاہ محمد گل صاحب سے فرمائی۔ صرف انیس سال کی عمر میں تمام فنونات و دینیات سے فراغت پائی۔ ایک سال مشق فتویٰ نویسی و روایت کشی کی مشق فرمائی۔ ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء میں بیس سال کی عمر میں دستار بندی ہوئی۔ مدرسہ امدادیہ میں نہایت تزک و احتشام سے جلسہ منعقد ہوا۔ (۱۹)

علمائے اہل سنت مولانا شاہ محمد گل صاحب کو اپنے مدارس کی سالانہ تقریبات میں مدعو کیا کرتے تھے۔ مولانا سید محمد حسین سید پوری بدایونی (متوفی ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء) لکھتے ہیں:

''میں نے ۲ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۱۵ھ ر ۱۸۹۷ء کو بمقام 'آنولہ' (ضلع بریلی) میں بتقریب جلسہ ودستار بندی میں مولانا شاہ محمد گل قادری (علیہ الرحمہ) سے ملاقات کی۔'' (۲۰)

حضرت مولانا شاہ محمد گل کابلی مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سلسلۂ قادریہ میں حضرت شیخ محمد مکی کتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صاحب اجازت تھے۔

حضرت صدرالافاضل مولانا نعیم الدین (علیہ الرحمۃ) کے آپ سے بیعت ہونے کا واقعہ یوں ہے کہ حضرت صدرالافاضل جب بیعت ہونے کی جستجو میں پیلی بھیت (یوپی) میں حضرت شاہ جی محمد شیر میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲۱) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو شاہ جی میاں صاحب بڑی محبت وکرم سے پیش آئے اور فرمایا:

''میاں! مرادآباد میں مولانا محمد گل صاحب بڑی اچھی صورت ہیں، میں مرادآباد جاتا ہوں تو ان کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں، آپ جس ارادہ سے آئے ہیں آپ کا حصہ وہیں ہے۔''

حضرت صدرالافاضل علیہ الرحمۃ مرادآباد واپس آئے تو حضرت مولانا شاہ محمد گل صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا:

''شاہ جی! میاں کے (یہاں سے) ہو آئے ہو، اچھا پرسوں جمعہ ہے، نماز فجر کے بعد آیئے تو آپ کا جو حصہ ہے عطا کیا جائے گا۔''

تیسرے روز جمعہ کے بعد نماز فجر حضرت مولانا شاہ محمد گل صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کو قادری سلسلہ میں بیعت فرمایا۔ (۲۲)

مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جن کا سلسلۂ روایت واجازت مولانا شاہ محمد گل کابلی مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے واسطے سے شیخ محمد مکی کتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملتا ہے۔ انہوں نے آپ کا قادری شجرۂ طریقت مکمل اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔ (۲۳)

اور دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑا (پاکستان) کے موجودہ سرپرست مولانا مفتی صاحب زادہ محمد محب اللہ نوری مدظلہ العالی جن سلاسل صوفیہ میں مجاز ہیں ان میں قادری سلسلہ دو واسطوں سے مولانا شاہ محمد گل قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملتا ہے۔ چناں چہ انہوں نے آپ کا مکمل شجرۂ طریقت عربی نثر، اردو نثر، اردو نظم اور پنجابی میں اپنے دیگر شجرہ ہائے طریقت کے ساتھ یکجا شائع کیا ہے۔ مولانا شاہ محمد گل قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ان کا اتصال اس طرح ہے:

''مولانا محمد محب اللہ نوری عن مولانا محمد نور اللہ سالموی بصیر پوری عن مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی عن مولانا محمد گل کابلی مراد آبادی۔'' (۲۴)

حضرت مولانا شاہ محمد گل قادری علیہ الرحمۃ کی مندرجہ ذیل تصنیفات خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں:

(۱) "ذخیرۃ العقبیٰ فی استحباب مجلس میلاد المصطفیٰ" (۲۵)

(۲) ''دعائے برکت بر طعام ضیافت، دعائے اموات بروز جمعرات'' (۲۶)✽

(۳) "اثبات المعقول بالمنقول علی رغم الف کل ظلوم و جهول"

(۴) "لؤلو المنثور فی مدح والی رامفور" وغیرہ۔ (۲۷)

مولانا شاہ محمد گل قادری کابلی مراد آبادی علیہ الرحمہ کا انتقال ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء میں مراد آباد میں ہوا۔ ''رواح محمد گل بستان جنۃ'' سے تاریخ وصال نکلتی ہے۔ (۲۸)

---

✽ یہ کتاب بھی ہمیں دستیاب ہوگئی ہے جدید طباعت و اشاعت کا انتظار کریں علاوہ ازیں آپ کی مزید دو کتابوں کا ذکر ڈاکٹر محمد آصف حسین صاحب نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(۵) براھین بینه بر اثبات نذور معینه

(۶) اشرف البراھین المنهودة علی حرمت الغرابین الهندیه

(صدر الافاضل فن شاعری۔ ڈاکٹر محمد آصف حسین۔ اشاعت اگست ۲۰۱۷ء۔ ناشر مؤلف ص ۹۲، ۹۳)

(نوشاد عالم چشتی)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ (متوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) نے یہ تاریخ وصال تحریر فرمائی:

(۱) لِيُهْنِ ضلالُ النَّجْدِ قِلَّةَ ذِلَّتِهٖ
بموتِ محمدُ گل وغَيْبَةِ هَيْبَتِهٖ

(۲) فموتُ هُداةِ الدِّيْنِ فِي الدِّيْنِ ثُلْمَةٌ
كَمَا فِيْ حديثٍ لَاانْسِدادَ لِثُلْمَتِهٖ

(۳) مُرِيْدُ مُرَادابَادِنا لَوْ مُرَادُهُمْ
وَ لٰكِنْ مَّضَتْ لِلدِّيْنِ وَعدةُ نُصْرَتِهٖ

(۴) فَلَا تَفْرَحُوْا يَانُوْرُ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ
فَلَيْسَ اِلٰهُ الْحَقِّ مُخْلِفَ وَعْدَتِهٖ

(۵) اَلَيْسَ نَعِيْمُ الدِّيْنِ غَضَّةَ حَلْقِكُمْ
يُبَدِّدُ شَمْلَ الضَّالِّيْنَ بِصَوْلَتِهٖ

(۶) مَضَى الْوَرْدُ اَبْقَى اللهُ ذَا الزَّهْرِ بَاسِمًا
وَدَامَ نَعِيْمُ الدِّيْنِ غَضًّاما بِزَهْرَتِهٖ

(۷) يَقُوْلُ الرِّضَا فِيْ عَامِ رِحْلَةِ حِبِّهٖ
رَوَاحُ مُحَمَّدْ گل بِبُسْتَانِ جَنَّتِهٖ

۱۳۳۰ھ (۱۹۱۲ء)

(۱) نجد کے گمراہوں کو اپنی ذلت و رسوائی کی کمی مبارک ہو کہ اب محمد گل کا وصال ہو چکا ہے اور ان کی باہیبت شخصیت پس پردہ جا چکی ہے۔

(۲) کیونکہ دین کے رہنماؤں کا وفات پا جانا دین میں ایسا رخنہ ہے (۲۹) کہ اس کا خلا کبھی پر نہیں ہوتا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

(۳) ہمارے مراد آباد کا ارادہ کر کے آنے والا اگر ان کی مراد ہے تو جی ہاں لیکن اس

دین حق کے لئے اس کی مدد و نصرت کا وعدہ ہو چکا ہے۔

(۴) تو اے قوم بور (یعنی تباہ و برباد اور ہلاک ہونے والے فرقہ والو!) تم اپنے غیظ وغضب میں مرو، زیادہ خوشیاں نہ مناؤ، کیونکہ معبود برحق اپنے وعدہ کا خلاف کرنے والا نہیں ہے۔

(۵) کیا (ان کے جانشین) نعیم الدین تمہیں شکست فاش دینے والا نہیں ہے؟ جو حملہ آور ہو کر اپنے قہر و سطوت سے گمراہوں کی جماعت کو منتشر کر دیتے ہیں۔

(۶) وہ پھول چلا گیا، اللہ تعالیٰ اس کلی (شگوفے) کو ہنستا مسکراتا باقی رکھے اور نعیم الدین اپنی آب و تاب کے ساتھ ہمیشہ تر و تازہ رہے۔

(۷) اپنے پیارے کے سال رحلت پر احمد رضا کہتا ہے: ''محمد گل باغ جنت میں جا مہکے'' (ترجمۂ اشعار مولانا محمد اسد اللہ نوری)

[**مرقد اقدس:**۔سفر آخرت کے عنوان سے ڈاکٹر محمد آصف حسین لکھتے ہیں۔

''علم و فضل کا یہ آفتاب عالم تاب مارچ ۱۹۱۲ء مطابق ربیع الاول ۱۳۳۰ھ میں غروب ہوا، اور اپنے پیچھے حزم و احتیاط اور ورع و تقویٰ کے ذریں نقوش چھوڑ گیا۔ سال وصال محقق ہے لیکن تاریخ وصال کی تحقیق نہیں ہو سکی۔ چوں کہ ہر سال (آپ کے) عرس کی تقریبات منعقد ہوتی ہے اور ۲۲ ربیع الاول کو وصالی قل ہوتا آیا ہے۔ لہٰذا غالب گمان یہی ہے کہ یہی حضرت کی تاریخ وصال ہے۔

مراد آباد کی مشہور قلعے والی مسجد میں آپ کا مزار آج بھی مرجع خلائق اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ جہاں سے روحانیت کے سرچشمے جاری ہیں اور ہزاروں بندگان خدا فیضیاب ہو رہے ہیں۔ دکھ درد کے ماروں اور سحر و آسیب میں مبتلا لوگوں کا ہجوم ہر وقت دیکھنے کو ملتا ہے۔ آپ کی بے شمار کرامات کا مشاہدہ لوگوں نے کیا ہے۔ راقم الحروف بھی کئی کرامات کا شاہد ہے۔ (صدر الافاضل اور فن شاعری ڈاکٹر محمد آصف حسین، ص ۸۷)۔ چشتی]

# حواشی وحوالہ جات

(۱) گزشتہ صدی میں ولایت افغانستان سے ہجرت کر کے آنے والے علمائے کرام کے نام کے ساتھ ''ولایتی'' لکھا جاتا تھا۔

(۲) مولانا فیض الحسن قرشی، حنفی، چشتی (صابری) سہارنپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲۳۲ھ/ ۱۸۱۶ء میں سہارنپور (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ مفتی صدرالدین آزردہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۸ء) شاہ احمد سعید مجددی دہلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء) مولانا فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۷۸ھ/ ۱۸۶۱ء) اخوان صاحب ولایتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (اخوند شیر محمد) سے اکتساب علم کیا۔ مشق سخن مولانا امام بخش صہبائی (متوفی ۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۷ء) سے کی۔ نواب مصطفی خاں شیفتہ (متوفی ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء) حکیم مومن خان مومن (متوفی ۱۲۶۸ھ/ ۱۸۵۱ء) استاد ابراہیم ذوق (۱۲۷۱ھ/ ۱۸۵۴ء) اور مرزا غالب (متوفی ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء) سے صحبت رہی۔ ۱۲۸۷ھ/ ۱۸۷۰ء میں اورینٹل کالج لاہور میں عربی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ چشتی صابری مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء) سے بیعت کی تھی۔ بالالتزام دلائل الخیرات شریف پڑھتے تھے، لاہور میں جب تک رہے، ہر جمعہ کو بلاناغہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۴۶۵ھ/ ۱۰۷۲ء) کی درگاہ میں بیٹھ کر دس ہزار بار درود شریف کا ورد کرتے تھے۔ عربی، فارسی اور اردو کے بہت بڑے فاضل تھے۔ مولانا عبدالسمیع بے دل رام پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء) کی مشہور کتاب 'انوار ساطعہ در بیان مولود و فاتحہ' پر آپ کی تقریظ موجود

ہے۔ بہت سی تصانیف ان کے علم وفضل کی یادگار ہیں۔ ۱۲؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۴ھ/ ۶؍ فروری ۱۸۸۷ء کو لاہور میں انتقال فرمایا۔

تفصیل کے لئے دیکھئے:

(الف) ''اساتذۂ امیر ملت'' محمد صادق قصوری، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء

(ب) ''تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور''، پیرزادہ اقبال احمد فاروقی مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

(۳) مظہر العلماء فی تراجم العلماء والکملاء (مولوی سید محمد حسین سید پوری بدایونی (متوفی ۱۹۱۸ء) تلخیص پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری، کراچی (متوفی ۱۹۸۳ء) مشمولہ سہ ماہی ''العلم'' کراچی، شمارہ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۱ء، ص ۴۹

(۴) حضرت مولانا شاہ فضل رحمن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۱؍ رمضان المبارک ۱۲۰۸ھ/ ۲۲؍ اپریل ۱۷۹۴ء کو قصبہ ملانواں ضلع ہردوئی (یوپی، انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ مولانا نورالحق فرنگی محلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۰۰ھ/ ۱۸۲۲ء) سے ابتدائی کتب درسیہ لکھنؤ میں پڑھیں، پھر دہلی میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے حدیث کی سند لی۔ حضرت شاہ محمد آفاق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کر کے اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء میں آپ کی زیارت کے لئے گئے۔ ۲۲؍ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ/ ۱۲؍ ستمبر ۱۸۹۵ء کو گنج مرادآباد ضلع اناؤ (یوپی) میں وصال فرمایا۔

تفصیل کے لئے دیکھئے:

(الف) تذکرہ مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی، ابوالحسن علی ندوی، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۵ء

(ب) تذکرۂ محدث سورتی، خواجہ رضی حیدر، مطبوعہ، کراچی ۱۹۸۱ء

(۵) حاشیہ وقائع نصیر خانی، ضمیمہ علم وعمل (وقائع عبدالقادر خانی) جلد دوم، ترجمہ: مولوی معین الدین افضل گڑھی، ترتیب وحواشی: پروفیسر محمد ایوب قادری، مطبوعہ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی، ۱۹۶۱ء، ص ۹۵

(۶) علامہ شیخ سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲۳۲ھ/۱۸۱۷ء میں شہر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ تصنیف وتالیف، درس وتدریس اور اعلیٰ مناصب ہر اعتبار سے علمائے مکہ کے سرتاج تھے۔ عرب وعجم کے لاتعداد اکابر علما نے آپ سے استفادہ کیا اور آپ سے روایت حدیث میں اسناد حاصل کیں۔ وہابیہ کے رد میں کتابیں لکھیں۔ ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء میں مدینہ منورہ میں انتقال کیا۔ (الاعلام، خیر الدین زرکلی، جلد ۱، ص ۱۲۹ مطبوعہ بیروت، لبنان، ۱۹۹۹ء)

(۷) شیخ سید محمد مکی کتبی، بن محمد صالح کتبی، بن محمد بن حسین کتبی رحمہم اللہ تعالیٰ کی ولادت ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۳ء میں مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ ظاہری وباطنی علوم اپنے والد ماجد شیخ سید محمد صالح بن محمد کتبی مصری مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۴۵ھ-۱۲۹۵ھ/ ۱۸۳۰ء-۱۸۷۸ء) سے حاصل کیے۔ شیخ العلما علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ سید ابوالمحاسن محمد بن خلیل قاوقجی طرابلسی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۲۴ھ/ ۱۳۰۵ء-۱۸۰۹ء/۱۸۸۸ء) سے بھی تعلیم حاصل کی۔ سلسلۂ خلوتیہ اور دلائل الخیرات وغیرہ کی اجازت اپنے والد ماجد سے حاصل کی، والد ماجد کے وصال کے بعد شیخ مصطفی بن علی مرعشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلۂ قادریہ میں اخذ فیض کیا۔ ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں مکہ مکرمہ میں وصال کیا اور قبرستان المعلی میں دفن ہوئے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے:

مکہ مکرمہ کے کتبی علما، عبدالحق انصاری، فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور ضلع اوکاڑا، پاکستان، ۲۰۰۳ء، ص ۳۵ تا ۳۸

(۸) مظہر العلماء، مولوی محمد حسین سید پوری بدایونی، تلخیص: پروفیسر محمد ایوب قادری، مشمولہ سہ ماہی 'العلم' کراچی، شمارہ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۱ء، ص ۹۴

(۹) مکہ مکرمہ کے کتبی علما، عبدالحق انصاری، فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور ضلع اوکاڑا، پاکستان، ۲۰۰۳ء ص ۵

(۱۰) مظہر العلماء، مولوی محمد حسین سید پوری بدایونی، مشمولہ سہ ماہی 'العلم' کراچی، شمارہ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۱ء، ص ۴۹

(۱۱) تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۹ء، ص ۴۹

(۱۲) مظہر العلماء، مولوی محمد حسین سید پوری بدایونی، مشمولہ سہ ماہی 'العلم' کراچی، شمارہ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۱ء، ص ۴۹

(۱۳) حاشیہ وقائع نصیر خانی، نصیر الدین محمد، ضمیمہ علم وعمل، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۱ء، جلد ۲، ص ۹۵ (محشی پروفیسر محمد ایوب قادری)

(۱۴) مظہر العلما (تلخیص) مشمولہ سہ ماہی 'العلم' کراچی، شمارہ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۱ء، ص ۹۴

(۱۵) وقائع نصیر خانی، ضمیمہ علم وعمل، کراچی، ۱۹۶۱ء، جلد ۲، ص ۹۵

(۱۶) صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی بن مولانا معین الدین نزہت بن مولانا امین الدین راسخ بن مولانا کریم الدین آزاد ❊ ۲۱ صفر المظفر

---

❊ صدر الافاضل کے پردادا مولانا مولوی کریم الدین کا تخلص ''آزاد'' نہیں بلکہ ''آرزو'' تھا۔ آپ شاعری میں قتیل دہلوی کے شاگرد تھے کچھ اہل قلم نے آپ کا تخلص ''آرزو'' کے بجائے ''آزاد'' لکھا ہے جو درست نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ''علم وعمل'' جلد اول، ۱۴ مترجم ڈاکٹر ایوب قادری۔ ''توقیر سخن'' از ڈاکٹر محمد آصف حسین مراد آبادی ص ۵۲۔ محترم محمد انصار اللہ صاحب معروف شاعر امیر مینائی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

شاکر میاں نجیب شاہ خلف سید عطاء النبی ساکن قصبہ شاہ آباد، شاگرد مولوی غلام محی الدین ہوش برادر مولوی کریم الدین آرزو، نظم ونثر اردو اور فارسی دونوں میں بصیرت رکھتے تھے ۱۲۴۱ھ/۱۸۲۵ء میں قضا کی۔

ہوش اور آرزو دونوں بھائی مراد آباد کے استادوں میں شمار ہوتے تھے۔

(تاریخ ادب اردو۔ محمد انصار اللہ۔ سن اشاعت ۲۰۱۲ء۔ ناشر قومی کونسل فروغ اردو، نئی دہلی، ص ۵۹۔ (نوشاد عالم چشتی)

۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء کو مراد آباد (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید کے حافظ ہوئے۔ اردو، فارسی کی ابتدائی کتابیں والد ماجد سے پڑھیں۔ ملا حسن تک درس نظامی مولانا شاہ فضل احمد سے پڑھا، مولانا شاہ محمد گل خان قادری سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء میں دستار بندی ہوئی۔ سلسلۂ قادریہ میں حضرت شاہ محمد گل خان علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے۔ انہوں نے ہی آپ کو اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء) کے سپرد کیا۔ آپ سے خلافت واجازت حاصل کی۔ ان کے علاوہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی خلافت واجازت تھی۔ ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء میں مراد آباد میں ''مدرسہ انجمن اہل سنت وجماعت'' کی بنیاد رکھی، بعد میں ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۲ء میں اس مدرسہ کا نام ''جامعہ نعیمیہ'' قرار پایا۔ بیس سے زائد کتب ورسائل تصنیف کیے۔ ۱۹/ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ / ۲۲/ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو مراد آباد میں انتقال کیا۔

تفصیل کے لئے دیکھئے:

(الف) ''خلفائے اعلیٰ حضرت'' مرتبین محمد صادق قصوری، پروفیسر مجید اللہ قادری، مطبوعہ کراچی، ۱۹۹۲ء

(ب) تذکرہ علمائے اہل سنت، مولانا محمود احمد قادری، مطبوعہ کانپور، ۱۳۹۱ھ

(۱۷) استاذ الشعراء، حضرت مولانا محمد معین الدین نزہت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء کو مراد آباد (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ آپ پرانی وضع کے مقدس عالم اور بزرگ شخصیت تھے۔ آپ ملک الشعراء، نواب مہدی علی خاں ذکی مراد آبادی (متوفی ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء) کے ارشد تلامذہ میں تھے۔ ذکی کے شاگردوں میں مولانا کفایت علی کافیؔ شہید (متوفی ۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۸ء) مولانا محمد حسین تمنا مراد آبادی (متوفی ۱۳۱۷ھ / ۱۹۰۰ء) نواب شیر علی خاں تنہاؔ بہت مشہور

ہیں۔ حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ ہی کے فرزند ہیں۔ حضرت صدر الافاضل نے جب دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی تو آپ نے دستار بندی کی تاریخ تحریر فرمائی:

ہے میرے پسر کو طلبا پر وہ تفضّل
سیاروں میں رکھتا ہے جو مریخ فضیلت
نزہت، نعیم الدین کو یہ کہہ کے سنا دے
دستار فضیلت کی ہے تاریخ 'فضیلت'
۱۳۲۰ھ (۱۹۰۲ء)

آپ کے ہزاروں شاگرد ہوئے۔ اسّی (۸۰) سال کی عمر میں چار دن بخار میں مبتلا رہ کر نفی اثبات کا ذکر کرتے ہوئے جمعہ مبارک کے دن ۲۵ر رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ/ یکم جون ۱۹۲۱ء کو مرادآباد میں وصال فرمایا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز جن دنوں بھوالی (ضلع نینی تال) میں بہ سبب علالت قیام پذیر تھے، حضرت مولانا محمد معین الدین نزہتؔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال پرملال کی خبر جب ان کے پاس کوہ بھوالی پہنچی تو آپ نے فوراً حسب ذیل مکتوب گرامی صدر الافاضل علامہ محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام تعزیت میں ارسال فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولانا المبجل، المکرم، ذی المجد والکرم

حامی السنن، ماحی الفتن جعل کاسمہ نعیم الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اِنَّ للہ ما اَخَذَ و ما اَعطی و کلُّ شیئٍ عِندَہ باجلِ مُسمّی اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ، وَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ. غَفَرَاللہُ لِمَولَانَا مُعِیْنِ الدِّیْنِ، وَ رَفَعَ کِتَابَہٗ فِی عِلِّیِّیْنَ وَبَیَّضَ وَجْھَہٗ یَوْمَ الدِّیْنِ، وَاَلْحَقَہٗ بِنَبِیِّہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ اَجْمَلَ صَبْرَکُمْ وَاَجْزَلَ اَجْرَکُمْ وَجَبَرَ کَسْرَکُمْ وَ رَفَعَ قَدْرَکُمْ. اٰمِیْن۔

(تعزیت کا) یہ پر ملال کارڈ روز عید آیا، میں نماز پڑھنے نینی تال گیا ہوا تھا، شب کو بے خواب رہا تھا اور دن کو بے خور و خواب اور آتے جاتے ڈانڈی میں چودہ میل کا سفر، دوسرے دن بعد نماز صبح سو رہا، سو کر اٹھا تو یہ کارڈ پایا، اسی وقت یہ تاریخیں خیال میں آئیں، ایک بے تکلف قرآن عظیم سے اور ان شاء اللہ تعالیٰ فال حسن ہے، دوسری حسب فرمائشِ سامی فارسی میں، مگر دو شعر کے لئے فرمایا تھا، یہ پانچ ہو گئے اور مادے میں ایک کا تخرجہ کرنا ہوا، جس کا میں عادی نہیں مگر اس میں کوئی لفظ قابل تبدیل نہ تھا، لہٰذا یوں ہی رکھا اور اسی روز سے مولانا مرحوم کا نام تابقائے حیات ان شاء اللہ تعالیٰ روزانہ ایصال ثواب کے لئے داخل وظیفہ کرلیا، وہ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت اچھے گئے، مگر دنیا میں ان سے ملنے کی حسرت رہ گئی۔ مولیٰ تعالیٰ آخرت میں زیر لوائے سرکار غوثیت ملائے۔ اٰمِیْن. اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

**تاریخ از قرآن عظیم**: رزق ربك خیر ۱۳۳۹ھ (۱۹۲۱ء)

## دیگر

یک شہادت وفات در رمضاں

مرگ جمعہ شہادت دگر است

مرض تپ شہادت سومیں

بہر ہر سہ شہادت خبر است

در مزار ست چشم وا یعنی

پئے دیدار یار منتظر است

مردہ ہرگز نہ معین الدین

کہ تراچوں نعیم دیں پسر است

از رضا سال بے سر اہمال

قرب صدق ملیك مقتدر ست

۱۳۴۰-۱=۱۳۳۹ھ (۱۹۲۱ء)

شب عید کی بے خوابی اور دن کو بے خور و خواب اور دوہرے سفر کا پیچ و تاب، اس کے سبب کل شام تک حالت ردی رہی، میں قابل حاضری ہوتا تو سر سے چل کر مزار کی زیارت اور آپ کی تعزیت کرتا، مصطفیٰ رضا کل بریلی گئے، میں نے یہ کہہ دیا ہے کہ تعزیت کے لئے حاضر خدمت ہوں، کل شام تک طبیعت کی بہت غیر حالت نے اس نیاز نامہ میں تعویق کی اور آج اتوار تھا، لفافہ نہ مل سکتا تھا، اب حاضر کرتا ہوں۔

والسلام مع الاکرام، سب احباب کو سلام

فقیر احمد رضا

شب پنجم، شوال مکرم ۱۳۳۹ھ/ (۱۹۲۱ء) از بھوالی

(حیات صدر الافاضل، مولانا مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی مرادآبادی مطبوعہ لاہور، ۱۹۶۷ء، ص ۱۷۳ تا ۱۷۶)

(ماہ نامہ جہان رضا، لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء)

(۱۸) حضرت مولانا حکیم ابوالفضل احمد امروہوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایسے مقدس بزرگ تھے کہ بیس سال مسجد چوکی حسن خاں مرادآباد کے حجرہ میں قیام فرمایا، وہیں مطب فرماتے تھے، ایسے مہذب کہ آسمان کی طرف نظر اٹھاتا تو کیا معنی کسی

سے نظر ملا کر بھی کلام نہ فرماتے، ہمیشہ نگاہ نیچی رہتی، تمام محلہ حضرت کے تقویٰ اور پرہیزگاری کا معتقد تھا، نعت شریف سے عشق تھا، ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ مسجد چوکی حسن خاں میں نعت شریف کی محفل ہوتی، جس میں امیر و غریب تمام لوگ شرکت کرتے، نعت کا یہ جلسہ ابھی تک جاری ہے اور نعت خواں اب بھی بعد نماز جمعہ یہاں آکر نعت شریف پڑھتے ہیں۔

(''حیات صدر الافاضل'' مطبوعہ لاہور ۱۹۶۷ء ص ۵)

(۱۹) حیات صدر الافاضل مطبوعہ لاہور ۱۹۶۷ء، ص ۵

(۲۰) مظہر العلماء، مشمولہ سہ ماہی 'العلم' کراچی، شمارہ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۱ء، ص ۳۹

(۲۱) حضرت شاہ جی محمد شیر میاں پیلی بھیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲۲۰ھ/ ۱۸۰۵ء کو پیلی بھیت (یوپی) کے محلہ منیر خاں میں پیدا ہوئے۔ ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۴ء میں حضرت سید احمد علی شاہ رام پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۶ھ/ ۱۸۴۹ء) سے بیعت ہوئے۔ پیلی بھیت کی سرزمین پر جو عارفانِ کامل اور صاحبانِ کشف و کرامات گزرے ہیں ان میں حضرت شاہ محمد شیر میاں پیلی بھیتی کو شہرت دوام حاصل ہے۔ آپ کا وصال ۵/ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۷ء کو ہوا۔

تفصیل کے لئے دیکھئے:

''تذکرہ محدث سورتی'' خواجہ رضی حیدر، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۱ء

(۲۲) حیات صدر الافاضل، مطبوعہ لاہور، ص ۷

(۲۳) مکہ مکرمہ کے کتبی علما، عبدالحق انصاری، مطبوعہ بصیر پور ضلع اوکاڑا، ص ۳۶

(۲۴) ایضاً، ص: ۳۶

(۲۵) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی (کراچی) لکھتے ہیں:

''فاضل ممدوح کے عشق و محبت اور علمیت و فقاہت کی ایک جھلک ان کی تالیف ''ذخیرۃ العقبیٰ فی استحباب مجلس میلاد مصطفیٰ'' مطبوعہ ۱۳۳۹ھ/ ۱۹۲۰ء میں نظر

آتی ہے۔" (تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء ص ۴۹)

(۲۶) ایک مرتبہ برقی پریس مراد آباد میں چھپی، دوسری مرتبہ ۲۰۰۲ء میں ادارہ ضیاء السنۃ، جامع مسجد شاہ سلطان کالونی، ریلوے روڈ ملتان (پاکستان) سے شائع ہوئی۔

(۲۷) مظہر العلما، مشمولہ سہ ماہی 'العلم' کراچی شمارہ، اکتوبر تا دسمبر 1981ء ص ۴۹

(۲۸) وقائع نصیر خانی، ضمیمہ علم و عمل، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۱ء ص ۹۵

(۲۹) ماہنامہ پاسبان الہ آباد، یوپی، امام احمد رضا نمبر، شمارہ مئی جون ۱۹۶۲ء مطبوعہ بار دوم، رضا اکیڈمی، لاہور ۲۰۰۱ء ص ۱۶۵

(ماخوذ: ماہنامہ "نور الحبیب" بصیر پور، پاکستان۔ ص ۵۱ تا ۶۲، شمارہ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ فروری ۲۰۰۴ء)

**نوٹ:** تعارف مصنف کے قلم کار محترم جناب خلیل احمد رانا صاحب کے اس مضمون میں خاکسار نے کئی جگہ جدید دریافت شدہ حوالوں کی روشنی میں اضافہ و اصلاح کیا ہے۔ رانا صاحب نے کئی جگہ صرف سن ہجری یا سن عیسوی دیا تھا بعض مقامات پر دونوں سنین کا ذکر کیا تھا۔ اس لئے مضمون میں یکسانیت کو برقرار رکھنے کے لئے سن ہجری یا سن عیسوی میں جو چھوٹا تھا اس کو مکمل کر دیا ہے۔ رانا صاحب نے بحر العلوم حضرت علامہ مولانا شاہ محمد گل خاں قادری کابلی علیہ الرحمہ کی صرف چار تصنیفات کا ذکر کیا ہے راقم نے مزید دو کتابوں کے ذکر کا اضافہ کیا ہے۔ صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے پردادا حضرت مولانا مولوی کریم الدین صاحب کا تخلص رانا صاحب نے "آزاد" لکھا ہے جو دستاویزی شواہد کی روشنی میں درست نہیں تھا۔ دستاویزی ثبوت کی روشنی میں راقم نے اس کی اصلاح کر دی ہے اور "آزاد" کے بجائے "آرزو" تخلص بحوالہ لکھ دیا ہے، جو حاشیے میں حضرت مولانا کے ذکر کے ساتھ دیکھا جا سکتا ہے۔

رانا صاحب نے حضرت علامہ شاہ محمد گل خاں صاحب قادری کابلی علیہ الرحمہ کے انتقال کا ذکر تو کیا تھا مگر رحلت و سفر آخرت اور آپ کے مرقد اقدس کا ذکر نہیں کیا تھا۔ راقم نے مرقد اقدس کے عنوان سے آخر میں ڈاکٹر محمد آصف حسین صاحب کی کتاب سے بحوالہ لکھ کر اس خلا کو پُر کر دیا ہے۔ حضرت علامہ مولانا شاہ محمد گل خاں قادری کابلی علیہ الرحمہ کے تعارف پر اردو زبان میں جناب خلیل احمد رانا صاحب کی اس تحریر کو اولیت حاصل ہے اسی کے پیش نظر اس مضمون کو تعارف مصنف کے لئے اس کتاب میں رانا صاحب کے شکریہ کے ساتھ شامل اشاعت کر لیا گیا ہے۔ (نوشاد عالم چشتی)